Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۴۹۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۱/۶۶ | ۱۲ رجادی الثانی ۱۳۹۷ھ ۔ ۳۱ ہجرت ۱۳۵۶ہش ۔ ۳۱ مئی ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۱۹

دِلی حزن وملال کے ساتھ اور درد و سوز سے معمور دعاؤں کے درمیان

خالدِ احمدیت حضرت مولانا ابو العطاء صاحب فاضل رضی اللہ عنہ کا جسدِ خاکی مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا

نمازِ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی جس میں ہزارہا احباب شریک ہوئے

ربوہ ۳۰ رہجرت ۱۳۵۶ ہش (مطابق ۱۱ رجادی الثانی ۱۳۹۷ ہجری و ۳۰ رمئی ۱۹۷۷ء) آج بروز دوشنبہ بعد نماز مغرب اسلام اور احمدیت کی صفِ اوّل کے مایۂ ناز مبلّغ و مجاہد فاضل اجل عالمِ بے بدل اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت ممتاز و جلیل القدر خادم خالدِ احمدیت حضرت مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کا جسدِ خاکی ربوہ اور ملک کے دور و نزدیک سے آئے ہوئے ہزارہا احبابِ جماعت کے غمناک قلوب، نمناک آنکھوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پُر درد و سوز عاجزانہ دعاؤں کے درمیان مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا اور اس طرح اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا وہ جانثار مجاہد اور شمعِ خلافت کا وہ پروانہ جو میدانِ تبلیغ و مناظرہ کا بیباک اور نڈر شہسوار تھا اور جو سلسلہ کے بزرگ علماء کے قابل جانشین کے طور پر عرصہ تک تبلیغی، علمی، تحریری، تربیتی اور تنظیمی میدان میں گراں قدر خدمات سرانجام دیتا رہا بالقضائے الٰہی اس دُنیائے فانی سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا، انا للہ وانا الیہ راجعون —

تدفین سے قبل مسجد مبارک سے ملحقہ شرقی میدان میں بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کی نہایت کثیر تعداد کے علاوہ بیرونجات مثلاً لاہور، کراچی، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ساہیوال، گوجرہ، جھنگ، لائلپور، سرگودھا اور بہت سے دیگر مقامات سے بھی تشریف لانیوالے ہزارہا احمدی احباب شامل ہوئے۔

آخری بیماری کے مختصر حالات

جیسا کہ کل یہ المناک اطلاع مختصراً شائع ہو چکی ہے حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ ۲۹، ۳۰ رمئی کی درمیانی شب کو سوا ایک بجے اس جہانِ فانی سے اچانک رحلت فرما گئے تھے۔ ۲۹ رمئی بروز اتوار صبح دس بجے کے قریب آپ کو خون کی پہلی قے آئی۔ اسی وقت فضلِ عمر ہسپتال کے مکرم ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب اور مکرم لطف الرحمٰن صاحب آپکے مکان پر پہنچ کر علاج کی ہر ممکن تدبیر بروئے کار لائے۔ وہ وقفہ وقفہ سے کئی بار آئے اور علاج کے سلسلہ میں بڑی جدّ و جہد کرتے رہے لیکن حالت بگڑتی ہی چلی گئی۔ خون کی قے وقفہ وقفہ سے آتی رہی حتیٰ کہ آخری بار ایک بجے رات کو آپ کو خون کی قے آئی جس نے کمزوری اور ضعف کو انتہاء تک پہنچا دیا۔ سوا ایک بجے آپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر کے محبوبِ حقیقی سے جا ملی۔ یوں تو عرصہ سے آپ کو شدید کھانسی اور بخار کی تکلیف تھی لیکن ڈاکٹری تشخیص کے مطابق آپ کی وفات پھیپھڑے کی رگ پھٹ جانے کی وجہ سے واقع ہوئی۔

نمازِ فجر کے وقت جونہی مقامی مساجد میں آپ کی المناک رحلت کا اعلان کیا گیا تمام محلہ جات سے احمدی مرد عورتیں اور بچے بکثرت آپ کے مکان واقع محلہ دار الرحمت وسطی میں جمع ہونے لگے۔ وفات کے معاً بعد اس اندوہناک جماعتی صدمہ کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی زیرِ ہدایت حضرت مولوی صاحب کے جملہ عزیزوں کے علاوہ دُور و نزدیک کی احمدی جماعتوں کو بھی ٹیلیفون اور تار کے ذریعہ کر دی گئی بلکہ بیرونی ممالک کے مشنوں اور جماعتوں کو بھی اطلاع بھجوا دی گئی۔

غسل اور تجہیز و تکفین

صبح چھ سات بجے آپ کو غسل دیا گیا۔ غسل اور تجہیز و تکفین میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم مرزا عبد السمیع صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر، مکرم محمود احمد صاحب شاہد بنگالی، مکرم برکات احمد صاحب اور مکرم چوہدری محمد حسین صاحب نے حصہ لیا۔ بعد ازاں جنازہ حضرت مولوی صاحبؓ کے مکان کے ایک کمرہ میں رکھ دیا گیا جسے برف کی سلوں سے ٹھنڈا رکھنے کا خاص اہتمام کیا گیا تھا۔

چہرہ کی آخری زیارت

دن بھر ہزارہا احباب اور مستورات لائنوں میں کھڑے ہو کر (باقی صہ ۶ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ ہجرت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:- ضعف کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک قابلِ تقلید مثال

خدا تعالیٰ کا فضل واحسان ہے جماعت احمدیہ کے افراد پر کہ اللہ تعالیٰ انہیں غلبۂ اسلام کی خاطر مالی جہاد میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ بعض احباب اپنے مرحوم والدین کی طرف سے بھی صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں رقوم ادا کرتے ہیں۔ تازہ مثال برادرم مکرم شیخ فضل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کی ہے جنہوں نے اپنے والد حضرت منشی محمد الدین صاحب مرحوم سابق مختارِ عام صدر انجمن احمدیہ اور اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے آٹھ آٹھ سو روپیہ یعنی سولہ سو روپیہ ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے درجات کو اور بلند فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ضروری اطلاع

مورخہ ۳۰/۵/۷۷ سے تا اطلاع ثانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات نہیں ہو گی۔ اگر کسی جماعت کو یا انفرادی طور پر کسی دوست کو ملاقات کے لئے دفتر کی طرف مورخہ ۶/۵/۷۷ کا یا اس کے بعد کی کسی تاریخ کا وقت دیا گیا ہو تو وہ بھی اسے نوٹ فرما لیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۳۱ ہجرت ۱۳۵۶ ہش
۳۱ مئی ۱۹۷۷ء

ایک نامور اور بزرگ خادمِ سلسلہ کی رحلت

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ۲۹ اور ۳۰ مئی ۱۹۷۷ء کی درمیانی شب بقضائے الٰہی ۷۳ سال کی عمر میں وفات پا کر ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اس جدائی پر آج ہمارے دل مغموم و محزون ہیں لیکن ہم مولائے حقیقی کی رضا پر راضی ہیں اور حضرت مولانا مرحوم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے (کہ آپ بھی زندگی بھر یہی اسی کا درس دیتے رہے) اس اندوہناک سانحہ پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک الفاظ میں یہی کہتے ہیں کہ ؎

"بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

حضرت مولانا صاحب مرحوم رضی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے صفِ اول کے ابتدائی جیّد و متبحر اور خدارسیدہ و برگزیدہ علماء کے نقشِ قدم پر چلنے والے ان نامور علماء، ممتاز مجاہدوں اور بزرگ ہستیوں میں سے تھے جنہوں نے اپنی پوری زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کر کے اور زندگی کے آخری سانس تک ولولۂ عشق کے ماتحت مختلف النوع گراں بہا خدمات سرانجام دے کر خدمت و فدائیت کی نہایت درخشندہ مثال قائم کر دکھائی۔ آپ نے ایک ممتاز خادمِ سلسلہ کی حیثیت سے اس دنیا میں زندگی گزاری اور اس حیثیت سے بفضل اللہ تعالیٰ بہت نام پیدا کیا۔ پھر آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت نامور بزرگ اسلاف کی پیروی میں قابلِ قدر خدمات کا شاندار ریکارڈ قائم کر کے ایک ممتاز خادمِ سلسلہ کی حیثیت میں ہی اس دنیا سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ آپ بھی اپنے بزرگ اسلاف کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس دنیا میں ہی حیاتِ جاوید کے وارث قرار پائے۔ اس لئے کہ آپ کی گراں قدر خدمات اور رفیع الشان کارناموں کا تذکرہ بھی آپ کی وفات کے بعد ہوتا رہے گا اور سلسلہ احمدیہ کی تاریخ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ان خدمات کے تذکرۂ جمیل کو بھی قیامت تک محفوظ رکھے گی اور وہ صفِ اول کے برگزیدہ اسلاف کی طرح آپ کی یاد پر بھی محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کرتی چلی جائیں گی۔

آپ ایک بیباک اور نڈر مبلغ و مناظر، ایک دل موہ لینے والے فصیح البیان مقرر، ایک بلند پایہ مصنف و مقالہ نگار، ایک کہنہ مشق اور نامور صحافی، سلسلہ احمدیہ کے نوجوان علماء کے شفیق استاد، لاکھوں افرادِ جماعت کے محسن و مربی۔ گوناگوں حیثیتوں میں انتظامی صلاحیتوں کا حسبِ استعداد بھرپور مظاہرہ کرنے والے ایک لائق منتظم و منصرم اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک زاہدِ شب زندہ دار، دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے والے صاحبِ رؤیا و کشوف بزرگ تھے۔ جس لحاظ سے بھی دیکھا جائے۔ انشاء اللہ العزیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بزرگ اسلاف کی طرح آپ کی زندگی بھی، آپ کا جذبۂ خدمت و فدائیت بھی اور آپ کے کارنامے بھی آنے والوں کے لئے ایک روشن مثال اور مشعلِ راہ ثابت ہوں گے۔

آپ کے ان بلند پایہ اوصاف اور خدمات کی وجہ سے جماعت میں سب ہی آپ کو از راہِ محبت سر آنکھوں پر بٹھاتے اور آپ کے لئے دیدہ و دل فرشِ راہ کرنے کو موجبِ سعادت سمجھتے تھے۔ وہ کیوں نہ ایسا سمجھتے جبکہ آپ بفضل اللہ تعالیٰ ان خوش نصیب خدامِ سلسلہ میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص اور جذبۂ خدمت و فدائیت کی وجہ سے اسی دنیا میں قبولیت کے شرف سے نوازا۔ اور یہ امر تو آپ کے لئے خاص امتیاز کا باعث ہے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم اور محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم رضی کے ساتھ آپ کو بھی "خالدِ احمدیت" کے لقب سے سرفراز فرمایا اور اس طرح ایک لافانی اعزاز آپ کے حصہ میں آیا۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

بلاشبہ ایسے عالمِ باعمل اور ایسے فداکار و جاں نثار خادمِ سلسلہ کی رحلت جماعت میں ایک خلا پیدا کرنے کا موجب ہوئی ہے۔ خدائی وعدوں کے بموجب ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارا صادق الوعد خدا اپنے فضل سے اس خلاء کو پُر کر دکھائے گا اور آئندہ بھی وہ اپنی اس جماعت میں ایسے لوگ بکثرت پیدا کرے گا جو اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ جو اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ تاہم جماعت کے نوجوانوں پر اس ضمن میں ایک عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور فی الوقت ہم انہیں اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں اور وہ ذمہ داری سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نہایت ہی پُردرد الفاظ میں یہ ہے:۔

"ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو"

نوجوانانِ احمدیت کا یہ فرض ہے کہ وہ ان تھک محنت، جدوجہد اور کوشش نیز درد مندانہ دعاؤں سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے قرار پائیں اور خدا تعالیٰ انہیں اپنے افضال و انعامات کا مورد بنا کر انہیں یہ توفیق عطا فرماتا چلا جائے کہ ان میں جماعت کے اندر رونما ہونے والے ہر خلا کو پُر کرنے والے وجود پیدا ہوتے چلے جائیں اور اس طرح خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کو ان کے ذریعہ پورا کرتا چلا جائے۔ یہی وہ نصیحت ہے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ایسے ہی موقع پر جماعت کے نوجوانوں کو کی تھی۔ ہم اس بیش قیمت نصیحت پر ہی اپنی ان معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

(۱) "یہ زندگی عارضی ہے اور ہر انسان نے بہرحال جلد یا بدیر مرنا ہے مگر ترقی کرنے والی جماعتوں کا کام یہ ہوتا ہے کہ جب ان میں سے کوئی فرد وفات پاتا ہے تو اس کی جگہ لینے کے لئے (نام کی جگہ نہیں بلکہ حقیقی قائم مقامی کے لئے) اس کام کے آدمی پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس جماعت کا اس موقع پر اولین فرض ہے کہ وہ اس ترقی کے مقام میں ہرگز کمی نہ آنے دیں جس پر وہ اس وقت، خدا کے فضل سے پہنچ چکی ہے۔"

(۲) "میں جماعت کے نوجوانوں کو بڑے دردِ دل سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ مرنے والوں کی جگہ لینے کے لئے تیاری کریں اور اپنے دل میں ایسا عشق اور خدمتِ دین کا ایسا ولولہ پیدا کریں کہ نہ صرف جماعت میں کوئی خلا نہ پیدا ہو بلکہ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کے طفیل جماعت کی آخرت اس کی اولیٰ سے بھی بہتر ہو۔"

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

("دُرِّ عدن" میں حضرت سیدہ مرحومہ رضی کی نظم "گلزارِ محبت" سے متاثر ہو کر)

تھی ذات تری مہبطِ انوارِ محبت
سینہ ترا گنجینۂ اسرارِ محبت

تیرا دلِ پُردرد وفا کیش و خطا پوش
باتوں میں تری گرمیٔ گفتارِ محبت

عقبیٰ بھی عنایاتِ خداوند سے محمود
دنیا بھی حسین خانۂ اخیارِ محبت

تھا گوہرِ مقصود ترا مرضیٔ مولا[1]
محبوبِ دلی، منبعِ انوارِ محبت

پروان چڑھے نخل سبھی مہر و وفا کے
تھا فیضِ پدر[2] قافلہ سالارِ محبت

خواہر تھی اگر رونقِ بستانِ شرافت
بھائی[3] بھی تھا اک طوطیٔ گلزارِ محبت

"ہاتھوں میں لئے کاسۂ دل آئے ہیں مولا
خالی نہ پھریں تیرے طلبگارِ محبت"

نصیر احمد خان ربوہ

۱۔ حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ۲۔ حضرت مسیح موعود ۳۔ حضرت فضل عمر محمود رضی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح و شام

مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ مقیم کروندی ضلع خیرپور (سندھ)

انسانی زندگی ناپائیدار ہے لیکن اس مختصر سی زندگی میں بھی اگر انسان کچھ نیک کام کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور اپنے لئے کامیابیوں کے دروازے کھول سکتا ہے۔ یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو ایک نئی دنیا۔ ایک نئی کائنات اس کا استقبال کر رہی ہوتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ وہ جوان ہونا شروع ہوتا ہے۔ ہر صبح اور شام اس کے لئے نئی قسم کی امنگیں، نئی قسم کی خواہشات اور نئی قسم کے تغیرات لے کر آتی ہے۔ ماں باپ بھی خوش ہو رہے ہوتے ہیں کہ ہمارا بچہ بڑا ہو رہا ہے۔ جوان ہو رہا ہے لیکن درحقیقت اس بات سے ماں باپ بھی اور بچہ بھی ناآشنا ہوتا ہے کہ یہ دن جو چڑھا ہے اور یہ شب جو آ رہی ہے یہ اس کی عمر کو کم کرنے والی ہے اور اس کی زندگی میں سے ایک دن اور ایک رات کم ہو گئے ہیں، اور بعض تو یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یونہی تمام ہوتی ہے

بغیر مقصد زندگی گزارنا درست بات نہیں۔ اگر انسان کچھ سبق حاصل کرنا چاہے تو اپنے ہی ہاتھ کی کلائی پہ بندھی ہوئی گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز سے سیکھ سکتا ہے کیونکہ وہ بھی ہمیں ایک دردناک پیغام دے رہی ہوتی ہے بقول کسے

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

پس ان تمام چیزوں میں خاص طور پر صبح و شام کے آنے جانے میں ہمارے لئے بہت بڑا سبق مضمر ہے۔ ہم یہی خیال کافی نہ سمجھ لیں کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا بلکہ ہماری زندگی میں جو صبح بھی نمودار ہو، جو شام بھی آئے وہ ہمارے لئے برکتوں اور رحمتوں کے سامان رکھتی ہو اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی خوشنودی کا پیغام لئے ہوئے ہو اور ہماری زندگی پر ہر صبح و شام وہی گواہی دے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح
تمہارے لئے یہ گواہی دے
کہ تم نے تقویٰ سے رات
بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے
لئے گواہی دے کہ تم نے
ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"
(کشتی نوح)

پس یہ کتنی عظیم الشان گواہی ہوگی ہمارے لئے ہماری صبح کی اور ہماری شام کی۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کو یہ گواہی میسر آئے۔ آمین!

اب میں ایک حقیقی احمدی مسلمان کے لئے اپنے پیارے آقا، سردار دو جہاں، ساقی کوثر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح و شام کا ایک نہایت مختصر سا خاکہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں امید ہے کہ قارئین کرام اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور اپنی زندگی کی ہر صبح و شام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح و شام کے ساتھ ملانے کی کوشش کریں گے اور آپ کی سنت کی پیروی میں اپنی صبح و مسا کو اسی طرح بسر کریں گے جس طرح کہ آپ بسر فرماتے تھے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے میری سنت پر عمل کیا گویا اس نے مجھے زندہ کیا۔ اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عالیشان فرمان بھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہے:۔

حاسبوا قبل ان
تحاسبوا۔
قبل اس کے کہ اللہ تعالیٰ
تم سے حساب کتاب لے
تم اپنا حساب خود لے لو۔

رات کو سونے سے قبل انسان سوچ لے کہ اس نے آج کیا کیا بھلائیاں کی ہیں۔ کیا واقعی اس نے اپنے دن کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے ماتحت گزارا ہے۔ کیا کسی کو نقصان تو نہیں پہنچایا۔ کیا واقعی خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ کیا وہ کام جو اس کے سپرد کیا گیا تھا اس کو دیانتداری سے اس نے پورا کر دیا ہے۔ جب انسان اس طرح اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے تو پھر اسے نیکیوں کی توفیق زیادہ سے زیادہ ملتی رہتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کے لئے بیداری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:۔

۱۔ الحمد للہ الذی
احیٰ نفسی بعد ما
اماتھا والیہ النشور۔
(ترمذی باب ماجاء
فی الدعاء اذا انتبہ
من اللیل)

بعض دفعہ یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح بھی پڑھا کرتے تھے:۔

۲۔ الحمد للہ الذی
احیانا بعد ما اماتنا
والیہ النشور۔
(مسلم)

جس کا مطلب یہ ہے کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہم کو ہمارے مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

ابوداؤد میں حضرت عائشہؓ سے ایک روایت ہے کہ آپ عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ کر گھر میں چلے آتے اور یہاں چار رکعتیں پڑھ کر سو جاتے۔ وضو کا پانی اور مسواک سرہانے رکھ دی جاتی جب سو کر اٹھتے پہلے مسواک فرماتے پھر وضو کرتے اور جا نماز پر آٹھ رکعتیں ادا فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک دن میں اپنی خالہ حضرت ام المومنین میمونہؓ کے ہاں خاص طور پر اس غرض سے رہا کہ دیکھوں آپ رات کو کس طرح نماز پڑھتے ہیں۔ زمین پر بستر تھا آپ نے اس پر آرام فرمایا۔ قریباً رات ڈھلے آپ بیدار ہوئے آل عمران کی اخیر کی دس آیات پڑھیں۔ پانی کے لٹکے ہوئے مشکیزہ سے وضو فرمایا۔ پھر نماز شروع کی۔ میں بھی وضو کر کے آپ کے بائیں پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ آپ نے ہاتھ پکڑ کر دائیں جانب کر دیا۔ نماز تہجد کے بعد آپ سو رہے۔ جب صبح حضرت بلالؓ نے اذان دی آپ اٹھے۔ فجر کی سنتیں ادا کیں اور پھر مسجد میں تشریف لے گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ نماز فجر پڑھنے کے بعد آپ جائے نماز پہ بیٹھ جاتے اور فیوض روحانی کا چشمہ جاری ہو جاتا یہاں تک کہ آفتاب اچھی طرح نکل آتا۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ آپ ہر نماز کے بعد ٹھہر جاتے اور مجلس قائم ہوتی۔ اکثر اوقات صبح ہی کے وقت دربار نبوت لگتا۔ لوگ پاس آ کر بیٹھتے اور آپ ان کو مواعظ و نصائح فرماتے۔ اکثر صحابہؓ سے پوچھتے کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو وہ بیان کرتے اور آپ اس کی تعبیر بیان فرما دیتے۔ کبھی خود اپنا خواب بیان فرما دیتے۔ اس کے بعد ہر قسم کی گفتگو ہوتی۔ اکثر اوقات اس وقت مال غنیمت اور وظائف و خراج وغیرہ تقسیم فرماتے۔ بعض روایات میں ہے کہ جب دن کچھ چڑھ جاتا تو چاشت کی نماز ادا کرتے، پھر گھر جاتے اور گھر کے کام کاج میں مشغول ہو جاتے۔ پھٹے کپڑوں کو سی بھی لیتے۔ ٹوٹا ہوا جوتا بھی خود ہی مرمت کر لیتے تھے۔ دودھ دوہتے وغیرہ۔

صبح کی دعا

صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درج ذیل دعا خود بھی پڑھا کرتے تھے اور صحابہؓ کو بھی اس کے پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔

اصبحنا واصبح الملک
للہ والحمد للہ لا الٰہ
الا اللہ وحدہ لا شریک
لہٗ وھو علیٰ کل شیء
قدیر اسئلک خیر ما
فی ھذا الیوم وخیر
ما بعدہ واعوذ بک
من شر ھذا الیوم
وشر ما بعدہ و
اعوذ بک من الکسل
وسوء الکبر واعوذ بک
من عذاب النار وعذاب
القبر۔
(ترمذی باب ماجاء فی
الدعاء اذا اصبح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ:- ہم نے صبح کی اور صبح کی سلطنت اور بادشاہت نے اللہ تعالے کے لئے سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اللہ تعالے کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے میرے رب میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں ہر اس چیز کی جو اس دن میں ہے اور جو اس کے بعد ہے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس دن کے شر سے اور اس شر سے جو اس کے بعد ہے۔ اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور بڑھاپے کے دکھ سے اور کفران نعمت سے۔ میرے رب میں پناہ مانگتا ہوں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔

نماز کے بعد جو مجلس قائم ہوتی اس میں وعظ و نصیحت کے علاوہ اور کئی قسم کی جزوی باتوں پر بھی گفتگو ہوتی لیکن آپ خاص طور پر ان اوقات میں (یعنی نمازوں کے بعد جو مجلس قائم فرماتے ان میں) حقائق و معارف کے اظہار کے لئے مجالس منعقد فرماتے۔ چونکہ افادہ عام ہوتا تھا اسلئے آپ چاہتے تھے کہ کوئی شخص فیض سے محروم نہ رہنے پائے۔ اس بناء پر جو لوگ ان مجالس میں آکر واپس چلے جاتے ان پر آپ ناراض بھی ہوتے تھے۔ بخاری کتاب العلم میں ایک واقعہ یوں درج ہے:-

عن ابی واقد اللیثیؓ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ھو جالس فی المسجد والنّاس معہ اذ اقبل ثلاثة نفر فاقبل اثنان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذھب واحد قال فوقفا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامّا احدھما فرای فرجة فی الحلقة فجلس فیھا و امّا الاٰخر فجلس خلفھم وامّا الثالث فادبر ذاھبًا فلمّا فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم عن النفر الثلاثة امّا احدھم فاوی الی اللہ فآواہ اللہ وامّا الاٰخر فاستحیا فاستحیا اللہ منہ و امّا الاٰخر فاعرض فاعرض اللہ عزّوجل عنہ - (بخاری کتاب العلم)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے وعظ جاری تھا کہ ۳ آدمی آئے۔ ان میں سے دو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھ رہے تیسرا واپس چلا گیا۔ ایک شخص نے آگے بڑھ کر جگہ دیکھی اور بیٹھ رہا دوسرا پیچھے بیٹھ رہا اور تیسرا ان میں سے واپس چلا گیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں تین آدمیوں کا حال نہ بتاؤں؟ ایک نے خدا تعالیٰ کو حاصل کرنے کے لئے مجلس میں آگے بیٹھنے کی کوشش کی تو خدا تعالیٰ نے اس کی اس کوشش کو قبول کر لیا دوسرا شخص آگے آنے سے شرمایا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے شرم کھائی تیسرے نے اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے اعراض کر لیا۔

نماز عصر پڑھ کر ازواج مطہرات کے ہاں تشریف لے جاتے اور کچھ دیر ان کے ہاں ٹھہرتے پھر جن کی باری ہوتی انہی کے ہاں رات بسر فرماتے۔ ازواج مطہرات وہیں جمع ہو جاتیں۔ عشاء تک رہتیں۔ جب شام ہوتی تو یہ دعا پڑھتے:۔

شام کی دعا

امسینا وامسی الملک للّٰہ والحمد للّٰہ لا الٰہ الّا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ وھو علی کلّ شیء قدیر اسئلک خیر ما فی ھٰذہ اللیلة وخیر ما بعدھا واعوذ بک من شرّ ھٰذہ اللیلة وشرّ ما بعدھا و اعوذ بک من الکسل وسوء الکبر واعوذ بک من عذاب النار وعذاب القبر۔

(ترمذی باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح و اذا امسی)

ترجمہ: ہم نے شام کی اور شام کی سلطنت و بادشاہت نے اللہ تعالیٰ کے لئے۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے میرے رب میں بھلائی مانگتا ہوں ہر اس چیز کی جو اس رات میں ہے اور جو اس کے بعد ہے۔ اور میں پناہ مانگتا ہوں اس رات کے شر سے جو اس کے بعد ہے۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، بڑھاپے کے دکھ سے اور کفران نعمت سے۔ اے میرے رب میں پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔

صبح و شام پڑھنے کی دعا

آپ نے ارشاد فرمایا:-

ما من عبد یقول فی صباح کلّ یوم ومساء کلّ لیلة بسم اللّٰہ الّذی لا یضرّ مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ثلاث مرّات فیضرّہ شیء

(ترمذی باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح و اذا امسی)

کہ جو شخص صبح و شام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا: بسم اللّٰہ الّذی لا یضرّ مع اسمہ شیء ۔۔۔ الخ یعنی اللہ تعالیٰ کا نام لیکر جس کے نام سے کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی نہ ہی آسمان میں اور نہ ہی زمین پر اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے ــــ تو اس کو کوئی چیز بھی نقصان اور ضرر نہ پہنچا سکے گی۔ انشاء اللہ

نماز عشاء کے لئے جب آپ مسجد میں تشریف لے جاتے تو عام معمول یہ تھا کہ نماز عشاء اول وقت ادا فرماتے اور پھر آرام فرماتے۔ صحابہ کرامؓ کو بھی اس کی تلقین فرماتے اور نماز عشاء کے بعد باتوں کو ناپسند فرماتے۔ سوتے وقت کثرت کے ساتھ دعائیں پڑھتے۔ قرآن کریم کی کبھی کوئی اور کبھی کوئی سورت پڑھتے اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر سارے جسم پر ہاتھ پھیرتے۔ عام طور پر سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

رات کو سونے کی دعا۔

اللّٰھمّ باسمک اموتُ واحیٰ۔

(ترمذی باب ماجاء فی الدعاء اذا انتبہ من اللّیل)

جب آپ سوتے تو ہمیشہ داہنی کروٹ پر سوتے اور دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے لیکن جب کبھی سفر میں پچھلے پہر منزل پر اتر کر آرام فرماتے تو دایاں ہاتھ اونچا کر کے چہرہ مبارک اس پر ٹیک کر سوتے تاکہ نیند جلدی آ جائے۔ بچھونے میں کوئی خاص التزام نہ تھا۔ کبھی معمولی بستر۔ کبھی کھال پر۔ کبھی چٹائی پر۔ اور کبھی خالی زمین پر ہی آرام فرما لیتے۔ حضرت عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے ہوئے تھے جب آپ اٹھے تو جسم مبارک چونکہ ننگا تھا چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو پر نمایاں تھے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے آرام کرنے اور سونے کے لئے کوئی گدا بنوا لیں؟ حضور نے جواب دیا:۔

"مالی وللدّنیا ما انا فی الدّنیا الّا کراکبٍ استظلّ تحت شجرة ثمّ راح وترکھا"

(ترمذی ابواب الزھد)

کہ مجھے دنیا سے کیا سروکار ــــ میں تو دنیا میں ایک مسافر کی طرح ہوں جو کسی سایہ دار درخت کے نیچے ذرا سا دم لینے کی غرض سے تھوڑی دیر کیلئے بیٹھ جاتا ہے اور پھر وہاں سے چل پڑتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کو فرمایا کرتے تھے کہ جب سونے لگو تو دائیں پہلو پر سویا کرو اور یہ دعا پڑھا کرو۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص یہ دعا پڑھ کر سوئے اور اسی نیند میں اس کی وفات ہو جائے تو وہ بالکل بے گناہ ہونے کی حالت میں وفات یافتہ شمار ہوگا اور اگر اس کی وفات نہ ہو تو سوتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت اس دعا کے پڑھنے کے طفیل بیداری میں خدا تعالیٰ اس کے لئے خیر خواہی کے سامان پیدا کرتا چلا جائے اور وہ دعا یہ ہے:-

"اللّٰھم اسلمت نفسی
الیک ووجّھت وجھی
الیک وفوّضت اَمری
الیک والجأتُ ظھری
الیک رغبۃً ورھبۃً
الیک لا ملجأ ولا منجأ
منک الّا الیک آمنت
بکتابک الّذی انزلت
ونبیّک الّذی ارسلت"

(مسلم جلد ۲ باب مایقول عند النوم واخذ المضجع)

ترجمہ: اے میرے اللہ میں اپنے تمام وجود کو تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنی تمام توجہات کو تیری طرف لگاتا ہوں اور اپنا ہر معاملہ تجھے سونپتا ہوں اور شوق اور خوف کے عالم میں اپنے جسم کو تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ کوئی پناہ گاہ اور کوئی حفاظت کی جگہ تیرے سوا نہیں۔ میں تیری کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جسے تو نے بھیجا صدق دل سے ایمان لاتا ہوں

یہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صبح و مسا کا ایک نہایت ہی مختصر سا خاکہ آپ کس طرح صبح و شام بسر فرماتے، کس طرح دعائیں کرتے اور صحابہؓ کو دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے اور ہر مرحلہ پر دعائیں کرتے۔ اب ایک حقیقی احمدی مسلمان کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ بھی اپنی صبح و شام میں وہی سنت اپنائے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔

ایک قیمتی نصیحت

ایک حدیث میں آتا ہے:-

"عن ابن عمرؓ قال اخذ
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ
وسلّم ببعض جسدی
قال کن فی الدّنیا کانک
غریبٌ اوعابر سبیل
وعدّ نفسک من اھل
القبور فقال لی ابن عمر
اذا اصبحت فلا تحدّث
نفسک بالمساء واذا
اَمسیت فلا تحدّث
نفسک بالصباح وخُذ
من صحتک قبل سقمک
ومن حیاتک قبل
موتک فانک لا تدری
یا عبد اللہ ما اسمک
غدًا"

(ترمذی ابواب الزھد باب ماجاء فی قصر الامل)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کے ایک حصے کو پکڑا اور فرمایا کہ تو دنیا میں ہو جا ایک مسافر کی طرح اور اپنے آپ کو اہل قبور میں ہمیشہ شمار کرتا رہ یعنی موت تیری آنکھوں کے سامنے رہے موت کو ہمیشہ یاد رکھ۔ آپ نے فرمایا اے ابن عمرؓ جب تو صبح کرے تو شام کی امید نہ رکھ اور جب شام ہو جائے تو صبح کی امید مت رکھ اور یہ بھی یاد رہے کہ بیماری سے پہلے پہلے ہی صحت کی حالت میں ہی کچھ کر لو اور موت کے آنے سے پہلے پہلے زندگی میں ہی کچھ سفر آخرت تیار کر۔ کیونکہ تجھے کیا خبر کہ کل کیا ہونے والا ہے

خدا کرے کہ ہماری صبح و ہماری شام خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہی ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہماری صبح و ہماری شام ہمارے لئے بطور ایک عمدہ گواہ کے ہو کہ آپ فرماتے ہیں:-

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔" (کشتی نوح)

سائیکل کی تبدیلی

میرا سائیکل ہیکو سنگل فریم سائز ۲۴" کالا کیریئر نیلے رنگ والا کوئی دوست غلطی سے اپنے سائیکل نمبر ۳۹۱ ہرے رنگ سنگل فریم سے بروز پیر ڈاک خانہ ربوہ کے قریب سے تبدیل کر کے لے گئے ہیں۔ جن کا سائیکل ہو وہ درج ذیل پتہ سے آ کر تبدیل کر لیں۔

محمد افتخار ناصر، معرفت ادریس سائیکل ورکس
نزد ریلوے پھاٹک۔ گول بازار۔ ربوہ

ہر جماعت کے سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے ایک سوال

مشاورت ۱۹۷۷ء میں طے شدہ امور منظور فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مطابق ہر جماعت اپنے وعدہ سال ۴۲ کی نسبت سال ۴۳ میں کم از کم ۳۳ ۱/۳ فیصد اضافہ پیش کرنے کے لئے مکلف کی گئی ہے۔ کیا اس کی رو سے ہر جماعت کے سیکرٹری صاحب تحریک جدید نے مطلوبہ اضافہ کے ساتھ فہرست مرکز میں بھجوا دی ہے؟

تفصیل کے لئے الفضل مورخہ ۵ اپریل ۱۹۷۷ء ملاحظہ فرمایا جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تحریک جدید میں مدنظر امور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"تبلیغ اور تعلیم و تربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدنظر رکھا گیا ہے۔ تعلیم و تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سادہ غذا، سادہ لباس، خود ہاتھ سے کام کرنا، سینما کا ترک، غریبوں کی امداد، بورڈنگ تحریک جدید، اور وقف وغیرہ کے کام تجویز کئے گئے ہیں اور یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جن کو کسی وقت بھی ترک نہیں کیا جا سکتا۔ بعض تو موجودہ صورت میں ہر وقت قابل عمل رہیں گی اور انہیں کسی صورت میں بھی چھوڑا نہیں جا سکتا لیکن بعض میں حالات کے ماتحت کچھ تبدیلیاں ہو سکتی ہیں۔" (الفضل جلد ۲۲ ۔۔۔ کتاب مطالبات تحریک جدید)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

یہ نقدی کس کی ہے؟

۲۶ مئی بروز جمعرات بوقت صبح مسجد القمر محلہ دارالصدر غربی سے ایوان محمود کی طرف جانے والی کچی سڑک سے کچھ نقدی ملی ہے۔ نشانی بتا کر مجھ سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

(ملک امجد محمود معرفت صدر محلہ دارالصدر غربی۔ ربوہ)

گمشدہ گھڑی

مجھے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے جنازہ کے ساتھ جاتے ہوئے راستے میں ایک کلائی کی گھڑی ملی ہے جس دوست کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔

سعید احمد ناصر دفتر امانت تحریک جدید ربوہ

دعائے مغفرت

میری بھانجی منصورہ اصغر دختر مکرم راجہ محمد اصغر صاحب آف نیروبی حال لندن بعمر ۱۳ سال ٹریفک کے ایک حادثہ میں لندن میں انتقال کر گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ بچی کے درجات بلند کرے۔ اور بہن بھائیوں اور باپ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(فیاض احمد۔ احمد آٹوز۔ گجرات)

مجالس خدام الاحمدیہ کا عشرہ وصولی

یکم تا ۱۰ جون جملہ مجالس خدام الاحمدیہ عشرہ وصولی منائیں گی۔ قائدین کرام اور ناظمین مال سے گزارش ہے کہ اس عشرہ کی کامیابی کے لئے ان تھک کوشش فرمائیں۔ بقایا جات وصول کریں۔ چندہ برائے خدمت کے وعدہ کنندگان سے یہ چندہ وصول کریں اور عشرہ کی رپورٹ بھجوائیں

(مہتمم مال)

دانتوں کی حفاظت —— ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے!
کا رسالہ —— کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر طاہر ہومیو) ربوہ۔ فون ۲۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالدِ احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحبؓ کی تدفین

(بقیہ صفحہ اوّل)

باری باری حضرت مولوی صاحب کے چہرہ کی آخری زیارت کرتے رہے۔ یہ سلسلہ شام کے ساڑھے چھ بجے تک برابر جاری رہا جبکہ آپ کا جنازہ مکان سے اُٹھایا گیا۔ اس وقت بہت سے افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی وہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔

نمازِ جنازہ

چونکہ حضرت مولوی صاحبؓ کے بیٹے، بھائیوں اور دیگر احباب نے مختلف مقامات سے ربوہ پہنچنا تھا اِس لئے نمازِ جنازہ کا وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نمازِ مغرب مقرر فرمایا تھا۔ چنانچہ نمازِ مغرب سے قبل ساڑھے چھ بجے جب جنازہ آپ کے مکان سے اُٹھایا گیا تو اُس وقت تک ہزارہا احباب وہاں جمع ہو چکے تھے۔ جنازہ نمازِ مغرب کے قریب گولبازار کے راستے سے مسجد مبارک میں پہنچا۔ راستے میں ہر شخص کی یہ کوشش تھی کہ وہ جنازہ کو کندھا دینے کی سعادت حاصل کرے۔ نمازِ مغرب پڑھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک کے مشرقی وسیع احاطہ میں تشریف لے جا کر پہلے حضرت مولوی صاحب کے عزیزوں سے تعزیت فرمائی اور پھر آپ کا چہرہ دیکھنے کے بعد نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں احباب اتنی کثرت کے ساتھ شامل ہوئے کہ میدان اپنی وسعت کے باوجود تنگ معلوم ہوتا تھا۔ حضور نے نمازِ جنازہ پڑھانے کے بعد جنازہ کو کندھا بھی دیا۔

تدفین

نمازِ جنازہ کے بعد تابوت مقبرہ بہشتی میں لے جایا گیا جہاں پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار والی چاردیواری کے قریب اُس قطعہ میں آپ کی تدفین ہوئی جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز بزرگ اور جیّد علماء مثلاً حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ اور حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ وغیرہم مدفون ہیں۔ چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ ناسازیٔ طبع کی وجہ سے جنازہ کے ساتھ مقبرہ بہشتی میں تشریف نہ لا سکے تھے اِس لئے حضور نے محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا چنانچہ تدفین مکمل ہونے پر محترم مرزا صاحب نے دعا کرائی۔ تابوت کو لحد میں اتارنے میں محترم مرزا صاحب موصوف اور محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ لائلپور کے علاوہ حضرت مولوی صاحبؓ کے بڑے بیٹے مکرم عطاء الرحمٰن صاحب آف کراچی، آپؒ کے بھائیوں اور دیگر عزیزوں نے بھی حصہ لیا۔

مختصر حالاتِ زندگی

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ۱۴ اپریل ۱۹۰۴ء کو ضلع جالندھر کے ایک گاؤں کریہا (نزد کریام) میں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم کا اسمِ گرامی حضرت میاں امام الدین صاحب تھا جنہیں ۱۹۰۲ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کے والد صاحب نے آپ کے ماموں حضرت ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحبؓ کی تحریک پر آپ کو قادیان کے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرا دیا جہاں پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ، حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّد میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ جیسے جلیل الشان بزرگوں اور جیّد استادوں کے زیرِ سایہ آپ کو علمی اور روحانی ترقی کے اَنمول مواقع میسّر آئے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ آپ زمانۂ طالبعلمی ہی میں سلسلہ کی تقریری اور تحریری خدمات میں حصہ لینے لگے اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خوشنودی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ۱۹۲۴ء میں آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور ۱۹۲۷ء میں آپ نے سلسلہ کا باقاعدہ مبلغ بننے کی توفیق پائی۔ ۱۹۳۱ء میں بٹالہ ضلع گورداسپور کے ایک جلسہ میں آپ کو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی نمائندگی کرنے کا فخر حاصل ہوا جبکہ حضور رضی اللہ عنہ نے اپنے دستِ مبارک سے سندِ نیابت لکھ کر انہیں عطا فرمائی۔

اوائل عمر سے ہی آپ کو بہت سے اہم مناظرات میں اسلام اور احمدیت کی نمائندگی میں حصہ لینے کی توفیق ملی چنانچہ آپ نے متعدد مشہور عیسائی اور ہندو مخالفینِ اسلام سے بڑے معرکے کے کامیاب مناظرے کئے اور ملک کے طول و عرض میں تشریف لے جا کر بکثرت تبلیغی دورے کئے اور جلسوں میں کامیاب تقادیر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تحریری میدان میں بھی نمایاں خدمات کی توفیق دی۔ اوائل عمر سے ہی سلسلہ کے اخبارات میں مضامین تحریر کرنے شروع کئے جن کا سلسلہ وفات تک جاری رہا۔ کم و بیش بہ تصانیف فرمائیں جن میں تفہیماتِ ربانیہ، تجلیاتِ رحمانیہ، القول المبین فی تفسیر خاتم النبیین، مباحثہ مصر، مباحثہ راولپنڈی، مباحثہ مہت پور، بہائی تحریک پر تبصرہ اور وحی و الہام کے متعلق اسلامی نظریہ جیسی جامع اور ضخیم کتب بھی شامل ہیں۔ تحریری میدان میں آپ کی ایک اہم خدمت ماہنامہ الفرقان کا اجراء ہے جو آپ نے قادیان سے جاری فرمایا اور ۲۵ برس متواتر آپ کی ادارت اور ذاتی نگرانی میں سلسلہ کی اہم تبلیغی اور علمی خدمت بجا لاتا رہا ہے۔

حضرت مولوی صاحب کو چار پانچ سال تک بلادِ عربیہ میں تبلیغِ حق کا موقع بھی ملا جہاں سے آپ نے عربی رسالہ "البشریٰ" جاری فرمایا۔ ملک میں اہم تبلیغی خدمات کے علاوہ آپ جامعہ احمدیہ و جامعۃ المبشرین کے پرنسپل اور تعلیم الاسلام کالج کے لیکچرار بھی رہے۔ سالہا سال تک مجلس کارپرداز کے صدر اور مجلس انصار اللہ کے نائب صدر بھی رہے اور ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کی حیثیت میں بھی اہم انتظامی اور دینی خدمات کی توفیق ملی اور خدمت کا یہ سلسلہ آخر دم تک جاری رہا حتیٰ کہ وفات سے صرف ایک دن قبل بھی دفتر تشریف لے جا کر کام کرتے رہے۔ ۱۹۷۳ء میں سفرِ انگلستان کا اور ۱۹۷۶ء میں سفرِ ایران کا بھی آپ کو موقع ملا۔ الغرض حضرت مولوی صاحب کی قلمی، لسانی، تبلیغی، تربیتی اور تنظیمی خدمات کا ریکارڈ بہت شاندار ہے۔

آپ کو یہ فخر بھی حاصل ہوا کہ ۱۹۵۶ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ اور محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی آپ کو بھی خالد کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اِن تینوں بزرگوں کو بہت بہت بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین

اولاد

حضرت مولوی صاحب نے دو شادیاں کیں زوجہ اولیٰ کا نام محترمہ زینب بیگم صاحبہ تھا وہ ۱۹۳۰ء میں وفات پا گئیں۔ ان کے بطن سے تین بچے پیدا ہوئے یعنی محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ مرحومہ سابق مدیرہ ماہنامہ مصباح، محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کوئٹہ اور مکرم عطاء الرحمٰن صاحب طاہر مولوی فاضل حال کراچی۔ آپ کی دوسری اہلیہ حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالویؓ کی صاحبزادی اور محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور کی ہمشیرہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ ہیں ان سے اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں عطا فرمائیں:-

۱۔ مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد بی۔اے مولوی فاضل حال مبلغِ اسلام لائبیریا۔

۲۔ مکرم عطاء الرحیم صاحب حامد بی۔اے بی ایڈ۔ جو اِن دنوں سیرالیون کے ایک احمدیہ سکول میں ٹیچر ہیں۔

۳۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔اے مولوی فاضل سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و نائب امام مسجد لندن حال مبلغِ اسلام جاپان۔

۴۔ محترمہ امۃ الباسط ایاز صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب ایاز آف تنزانیہ

۵۔ امۃ المجیب جاوید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسلم صاحب جاوید۔ لندن۔

۶۔ امۃ الحکیم لئیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد منیب صاحب واقفِ زندگی (ابن حضرت خان صاحب قاضی محمد رشید صاحب مرحوم)

۷۔ امۃ السمیع راشدہ صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ بہاولپور۔

۸۔ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم کریم احمد صاحب طاہر۔ لیبیا۔

وفات کے وقت صرف دو بیٹیاں یعنی امۃ الحکیم لئیقہ صاحبہ اور امۃ السمیع راشدہ صاحبہ ربوہ میں موجود تھیں۔ بیٹوں میں سے کوئی بھی موجود نہ تھا۔ البتہ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب طاہر نمازِ جنازہ کے وقت کراچی سے ربوہ پہنچ گئے۔

حضرت مولوی صاحب کے بھائیوں میں سے دو یعنی مکرم حافظ عبدالغفور صاحب سابق مبلغ جاپان حال کراچی اور مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب جالکے ضلع سیالکوٹ نمازِ جنازہ میں شامل ہوئے اور تیسرے مکرم میاں عطاء المنان صاحب مغربی جرمنی میں مقیم ہیں۔ آپ کی دو ہمشیرگان بھی زندہ ہیں یعنی محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حنیف صاحب ریٹائرڈ منیجر ڈیری فارم اور محترمہ سادہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی رحیم بخش صاحب۔

اظہارِ تعزیت

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی وفات کا سانحہ ایک عظیم جماعتی صدمہ اور نقصان ہے۔ ادارۂ الفضل اِس موقع پر آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ، آپ کی اولاد اور دیگر تمام افرادِ خاندان کے ساتھ اور جملہ احباب جماعت سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں خاص مقامِ قرب عطا فرمائے، جملہ افرادِ خاندان اور جماعت کے احباب کو مومنانہ صبر کے ساتھ اِس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت دے اور خود اِس نقصان کی تلافی فرماتے ہوئے ہم سب کو حضرت مولوی صاحب کا نمونہ اختیار کرنے کی توفیق بخشے آمین